مقامِ اولیاء

مرتبہ

شاہد احمد

ناشر

ایجنسی ہمدرد دواخانہ،۳۱۲،رام گنج بازار، جے پور فون:2607012

﴿جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ﴾

نام کتاب : مقامِ اولیاء

نام مرتب : شاہد احمد

سن اشاعت : ۲۰۱۰ء

تعداد اشاعت : 500

اشاعت : بار اول

ضخامت :

سائز : 20x30=16

طباعت : گلوبل اردو کمپیوٹر، جامع ٹاور، رام گنج بازار، جے پور۔

موبائل:9460866130

ملنے کا پتہ: ایجنسی ہمدرد دواخانہ،۳۱۲،رام گنج بازار، جے پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ زندگی اور موت اسی کے ہاتھ ہے ہر حال میں اور ہر امر میں وہی مددگار ہے۔ لاکھوں سلام ہمارے آقا سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی اولاد پر۔ بعد حمد و ثناء یہ کمترین عرض کرتا ہے۔ کہ اس رسالہ کے شائع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کچھ دن پہلے ایک مولانا صاحب مسجد میں اپنی تقریر میں اولیاء کرام کا ذکر نہایت تضحیک آمیز انداز میں کر رہے تھے اور ان کو نہایت ہلکے درجہ کا سمجھ رہے تھے میں وہاں موجود تھا۔ ان کی تقریر کے بعد میں نے بہت کوشش کی کہ ان سے اس سلسلے

میں گفتگو کروں اور بزرگان دین اور مشائخ کرام سے ان کی ناراضگی کا سبب دریافت کروں۔ لیکن انھوں نے موقع ہی نہیں دیا۔ اگر گفتگو کا موقع ملتا تو میں ان سے کہتا کہ حضرت جن لوگوں کو آپ ابھی اتنا گرا ہوا کہہ رہے تھے وہ لوگ اگر ہندوستان نہیں آئے ہوتے تو آپ آج کسی مندر میں بیٹھ کر گھنٹے بجا رہے ہوتے۔ ان کی ایک ذات میں سینکڑوں ذاتیں چھپی ہوتی تھیں۔

یہ لوگ بیک وقت ولی بھی تھے درویش بھی، محدث بھی تھے اور عالم دین بھی فقیہ بھی تھے اور شیخ بھی، اللہ کے محبوب بندے بھی تھے ان کے قدموں کے نیچے سونے چاندی اور جواہرات کے دریا بہا کرتے تھے ان کی ایک نظر اگر کسی گنہ گار پر پڑتی تو اسے مرد کامل بنا دیتی کتنی محنت اور جانفشانی سے انھوں نے ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ کی ہے کیسی کیسی بڑی

قربانیاں دی ہیں۔ ہندوستان کے مسلمانوں کا ایک ایک بچہ ان کا احسان مند ہے۔ اگر کوئی مسلمان ان کا احسان نہ مانے تو وہ منافق ہے انھیں کی وجہ سے ہمیں ایمان کی دولت ملی ان میں سے صرف ایک ہی ہستی نے اپنے ہاتھ پر ۹۰ لاکھ لوگوں کو مسلمان کر دیا۔ آپ نے اب تک کیا کیا۔ خیر بحر حال مولانا کی باتوں سے دل کو تکلیف پہنچی تھی اسی تکلیف کو کم کرنے اور جو آج کے نوجوان ہیں انھیں مقام اولیاء سے تھوڑا بہت روشناس کرانے کی یہ معمولی کوشش ہے۔ ورنہ میں تو خود ایک گنہ گار جاہل اور بے عمل شخص ہوں۔ میں کیا اور میری بساط کیا۔ ہاں اگر میرے اس کام میں درحقیقت خلوص ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور مجھے اس کا اجر عطا فرمائیگا اور اپنی رحمت سے نوازے گا۔

شاھد احمد

اس رسالہ کا تمام تر مضمون مندرجہ ذیل کتب سے اخذ کیا گیا ہے۔ جن صاحب کو تصدیق کرنی ہو وہاں سے کریں۔

(۱) انیس الارواح :۔ ملفوظات خواجہ عثمان ہارونیؒ

مرتب :۔ خواجہ غریب نواز معین الدین حسن چشتیؒ

(۲) دلیل العارفین :۔ ملفوظات خواجہ معین الدین چشتیؒ

مرتب :۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

(۳) فوائد السالکین :۔ ملفوظات خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

مرتب :۔ خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ

(۴) راحت القلوب :۔ ملفوظات خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ

مرتب :۔ خواجہ نظام الدین اولیاء۔

(۵) اسرار الاولیاء :۔ ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء

مرتب :۔ خواجہ بدر اسحاق۔

(۶) افضل افوائد :۔ ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء

مرتب :۔ خواجہ امیر خسرو

(۷) راحت المحبین :۔ ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء

مرتب :۔ خواجہ امیر خسرو۔

(۸) فوائد الفواد :۔ ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء

مرتب :۔ خواجہ امیر حسن سنجری۔

(۹) مفتاح العاشقین :۔ ملفوظات خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی

مرتب :۔ خواجہ محب اللہ۔

یہ تمام کتب خاندان چشتیہ کا بہترین سرمایہ ہیں۔ ان کتابوں میں لکھا ہوا ایک ایک لفظ ان بزرگوں کی زبان

سے ادا کیا ہوا ہے۔ اور یہ حق ہے کہ کسی ولی سے کبھی بھی دانستہ یا نا دانستہ غلط بات منھ سے ہرگز نہیں نکل سکتی اگر کوئی ایسا یقین رکھتا ہے تو وہ منافق ہے۔

افضل الفوائد میں خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ نجم الدین صغریٰ کی زبانِ مبارک سے سنا ہے کہ امیر المومنین حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اولیاء کا ذکر کرنا بھی عبادت ہے۔ اور جو ذکر کرتا ہے۔ اس کے نامہ اعمال میں عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ خود حضرت نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ اولیاء کا ذکر کرنے سے راحت نازل ہوتی ہے۔

دُرویشی عین سنت ہے کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے خود دُرویشی کو پسند کیا اور اختیار کیا۔ اگر آپ درویشی

قبول نہ فرماتے تو دُرویش کی برکت جہاں میں نہ ہوتی کوئی زندہ نہ رہتا سب ہلاک ہو جاتے۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا پروردگار دنیا اور اہل دنیا کس بات کی وجہ سے قائم ہیں۔فرمان آیا کہ درویشوں کے قدموں کی برکت سے۔اے عیسیٰ اگر درویش اس جہاں میں نہ ہوتے یا زمین ان درویشوں کو قبول نہ کرتی تو دولت مندوں کو میرا قہر نگل جاتا اور سب کو ہلاک کر دیتا۔

خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ محبت ہے تو یہی درویشوں کی محبت ہے جب شیخ شہاب الدین سہروردی کی خانقاہ میں کوئی درویش نہیں آتا تو فرماتے کہ آج یہ نعمت مجھ سے لے لی گئی۔

ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے اور یہ فرمان الٰہی سنایا کہ اے میرے حبیب جو لوگ فقیروں سے محبت کرتے ہیں ان کو اپنے پاس بٹھاتے ہیں تو ان کے ساتھ دوستی کرا اور ان سے مل بیٹھ۔حضور فرماتے ہیں کہ ایک صابر درویش کی دو رکعت نماز شاکر دولت مندوں کی ستّر رکعت سے افضل ہے شاکر دولت مند وہ ہوتا ہے جو اپنا مال و اسباب خدا کی راہ میں خرچ کرے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ عادت تھی کہ جب افطار کا وقت ہوتا تو مسجد کے دروازے پر جا بیٹھتے جو درویش ہوتا اُس کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ بروز قیامت درویشوں سے معافی مانگی جائیگی اُن کا مزاج پوچھا جائیگا۔اور دولت مندوں

سے حساب لیا جائیگا۔

پھر آگے فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ احد کرمانی کی زبانی سنا ہے کہ قیامت کے روز درویشوں کو حکم ہوگا کہ میزان اور پل صراط پر کھڑے ہو جاؤ اور ان اشخاص کو اپنے ہمراہ بہشت میں لے جاؤ جنھوں نے دنیا میں تم سے نیک سلوک کیا ہے۔

سبحان اللہ کیا فضیلت ہے اولیاء کرام کی افسوس ہے اُس شخص پر اور بدنصیب ہے وہ شخص جو ایسے اولیاء اللہ کو برا بھلا کہتا ہے۔ان سے محبت نہیں رکھتا بلکہ دشمنی کرتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ اولیاء دشمنی اُس شخص کو جہنّم میں پہنچا دے۔

آگے خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ

قیامت کے دن بعض ایسے آدمی ہونگے جھنوں نے دنیا میں اطاعت روزہ نماز حج وغیرہ سبھی کچھ کیا ہوگا لیکن انھیں دوزخ میں جانے کا حکم ہوگا وہ کہیں گے کہ ہم نے تو دنیا میں نیک اعمال کئے تھے پھر کیوں دوزخ میں بھیجا جا رہا ہے حکم ہوگا کہ تم نے دنیا میں درویشوں سے روگردانی کی تھی اس لئے۔بعض آدمی ایسے ہونگے جھنوں نے دنیا میں کوئی نیک اعمال نہیں کئے ہونگے بلکہ گناہ در گناہ کرتے رہے ان کو بہشت میں جانے کا حکم ہوگا وہ حیران ہو کر پوچھیں گے کہ ہم نے تو کوئی نیک عمل نہیں کیا پھر کس سبب سے ہمیں بہشت کا حکم ہوا ہے۔فرمان ہوگا کہ گو تم نے دنیا میں گناہ کئے ہیں لیکن تمہارے دلوں میں اولیاؤں کی محبت تھی۔تم نے ان سے نیک سلوک کیا جس کی برکت سے تمہیں جنت جانا

نصیب ہوا ہے۔

سبحان اللہ۔ اولیاء کرام کی کیا شان ہے۔ خبردار ہو جائیں وہ لوگ جو انھیں برا کہتے ہیں۔ ان کی تبلیغ ان کی قربانیاں ان کا اخلاص ان کا علم انکی شرافت کو یاد کریں۔ یہ لوگ جتنے بڑے اولیاء تھے اتنے ہی بڑے عالم بھی تھے۔ کیا خواجہ معین الدین چشتی کے ساتھ کوئی عالم الگ سے آیا تھا ہرگز نہیں یہ لوگ مرکب ذات ہوا کرتے تھے۔

یہاں میں اپنا ایک ذاتی واقعہ بیان کرتا ہوں میرے ایک بہت قریبی رشتہ دار جو میرے سگے ھم زلف بھی ہیں۔ ان سے میری ملاقات ایک میّت میں ہوئی۔ ہم لوگ تھوڑا الگ ہٹ کر بیٹھ گئے تھے گفتگو کے دوران خود انھوں نے ہی اس طرح کی گفتگو شروع کی جیسے وہ خود بہت بڑے

عالم دین ہوں۔ حقیقت کیا ہے یہ تو اللہ ہی جانتا ہے۔ باتوں باتوں میں کہنے لگے کہ پہلے کے زمانے میں عالم تھے کہاں، اور تھے بھی تو وہ ڈرپوک تھے، انھوں نے پوری باتیں عوام کو نہیں بتائیں۔ اللہ نے آج ہمیں عالم پیدا کیا ہے تاکہ اُن کی غلطیوں کو سدھاریں۔ معاذ اللہ۔ حضرات اس میں ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں ہے میں نے ان سے کہا کہ مولانا تم عالم کہاں سے ہوگئے میں تو تمہیں بچپن سے جانتا ہوں۔ میری بات سن کر وہ اپنی رٹی رٹائی باتیں کہنے لگے۔ بحر حال اس دن کا دن ہے اور آج کا دن ہے۔ میرے اور ان کے بیچ سلام دعا تک بند ہے۔ اُس دن کے بعد سے میں ان سے نہیں ملا۔ کیا خوب ہے۔ آدمی بھکے تو اتنا ہی بھکے یہ صرف تکبّر ہے جو شیطان انسان پر سوار ہوکر

ایسے الفاظ ادا کراتا ہے۔ آگے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ فاقہ کی رات ولی کے لئے معراج ہوتی ہے۔ اگر شہروں میں اور آبادی میں اولیاء کرام نہ ہوتے تو آبادی غیر آباد ہو جاتی ایک مرتبہ اللہ نے حضرت موسیٰ کو فرمایا کہ اے موسیٰ اگر درویشوں کی دعا نہ ہوتی تو ہم سارے شہروں کو برباد کر دیتے تمام جہاں ان کی برکت سے قائم ہے۔ کوئی ولی کسی شہر سے ناراض ہو کر نہیں جانا چاہیئے ورنہ شہر برباد ہو جائیگا پھر فرماتے ہیں کہ ملتان کا حاکم شیر خاں میرا بالکل بھی معتقد نہیں تھا۔ میں نے بہت سمجھایا کہ درویشوں سے کینہ رکھنا اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ اس حرکت سے ملک کے نظام میں خلل آتا ہے لیکن اس نے پرواہ نہ کی چنانچہ مغلوں نے اس پر حملہ کیا جس میں اور کوئی

بھی نہ مارا گیا صرف شیر خاں ہی مارا گیا۔

پھر فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی شہر یا مقام یا محلّہ کو برباد کرنا چاہتا ہے، یا مصیبت قحط اور وباء میں مبتلا کرنا چاہتا ہے تو اس جگہ سے اولیاء اور مشائخ کو اٹھالیتا ہے۔ جب شہر سے کوئی ولی یا عالم فوت ہو جاتا ہے تو فرشتے افسوس کرتے ہیں۔ پس جس شہر میں کوئی درویش نہیں وہاں برکت نہیں ایک مرتبہ رسول خدا ﷺ سے ایک سائل نے کچھ مانگا اس وقت اتفاقاً کوئی چیز بھی موجود نہ تھی۔ اس کے جانے کے بعد آپ کے دل مبارک میں خیال آیا کہ کاش دنیا کی کوئی چیز میرے پاس ہوتی تو میں فوراً سائل کو دیدیتا یہ خیال آتے ہی جبرائل علیہ السلام نے دین و دنیا کے خزانوں کی چابیاں آپ کے سامنے لاکر رکھ دیں۔ کہ اگر

جناب چاہیں تو اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ جس نے اپنے خیال سے فقیری پسند کی ہو وہ ان خزانون کا کیا کریگا۔

خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ درویشی اُسی کا نام ہے جو حضور اکرم ﷺ کو حاصل تھی۔ جب کوئی درویش مراقبہ میں سر نیچا کرتا ہے تو اٹھارہ ہزار عالم کو اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے اور جب قدم بڑھاتا ہے تو عرش سے تحت الثریٰ تک پھر جاتا ہے۔ یہ درویش کا پہلا مرتبہ ہے۔

''اسرارالاولیاء'' میں حضرات خواجہ فرید الدین گنج شکر فرماتے ہیں کہ جو شخص سات دن مشائخ اور پیروں کی خلوص سے خدمت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں سات سو سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور جو قدم اٹھاتا

ہے ہر قدم پر حج اور عمرے کا ثواب ملتا ہے۔ سبحان اللہ۔

ہوسکتا ہے یہ بات ایک مخصوص طبقہ کو ھضم نہ ہو سکے اور ہوگی بھی نہیں کیونکہ جو اولیاء کرام سے کینہ رکھتا ہے وہ دل سے اندھا ہوتا ہے۔

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے یہ مرتبہ کہاں سے پایا فرمایا کہ ایک تو اپنی ماں کی خدمت کرنے سے دوسرے اپنے پیر کی خدمت کرنے سے شیخ الاسلام بابا فرید الدین گنج شکر آگے فرماتے ہیں کہ لوگو جب تک تم درویش کی خدمت نہیں کرو گے کبھی بھی مقام حاصل نہ کرسکو گے۔ ایک دن اپنے پیر کی سچے دل سے خدمت کرنا بے صدق کے ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے فرمایا کہ خواجہ معین الدین چشتی سلطان ھند

اپنے پیر کے خواب کے کپڑے بیس سال تک سر پہ اٹھائے رہے اور حج کو بھی ھمراہ گئے تب یہ دولت و نعمت پائی جو تمام جہاں کو نصیب ہوئی۔

اسرارالاولیاء اور مشائخ کے دستِ مبارک کو جو شخص بوسہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے کہ گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ پھر آگے فرمایا کہ اولیاء کرام کے ہاتھ کو بوسہ دینے میں۔ دین و دنیا کی خیر و برکت ہے روزِ قیامت کئی گنہ گار صرف ہاتھ چومنے کی وجہ سے بخشے جائینگے اور دوزخ سے نجات پائینگے۔

پھر فرمایا کہ میں نے ''آثارالاولیاء'' میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بزرگ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی بزرگ یا

شیخ کے ہاتھ کو بوسہ دیگا وہ ضرور بخشا جائیگا۔ اس واسطے کہ مشائخ کا ہاتھ رسولِ خدا ﷺ کا دستِ مبارک ہے۔ جو مشائخ کا ہاتھ پکڑتا ہے گویا آنحضرت ﷺ کا ہاتھ پکڑتا ہے۔

ایک مرتبہ ایک جوان نشے مین مست گلی میں جارہا تھا اس نے سامنے سے حضرت خواجہ ابراھیم ادھم کو آتے دیکھا تو فوراً قدموں میں سر رکھدیا اور بڑی تعظیم و تکریم سے آپ کا دستِ مبارک چوم لیا۔ اُسی رات کو اُسی جوان نے خواب میں دیکھا کہ بہشت میں ٹہل رہا ہے حیرت کرنے لگا کہ میں ایسا گناہ گار ہوں اور مجھے یہ نعمت عطا ہوئی ہے۔ آواز آئی حقیقت میں ایسا ہی ہے کیونکہ تو نے آج میرے دوست کے ہاتھ کو بوسہ دیا ہے۔ اس لئے تجھے بخش دیا گیا ہے۔ جب وہ جاگا تو خواجہ صاحب کی خدمت

حاضر ہوکر توبہ کی۔

پھر فرمایا کہ سچی محبت اور تعظیم ان لوگوں کی پیروی کرنا ہے جب کوئی ان سے محبت کرے گا ضرور ان کی متابعت بھی کرے گا اور ناشائستہ حرکات سے باز رہے گا جب یہ حالت ہوگی تو کوئی گناہ نہیں لکھا جائے گا۔

پھر فرمایا کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اور مشائخ و اولیاء اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں۔ اگر ان کی برکت جہاں میں نہ ہوتی تو لوگوں کی شامت اعمال کی وجہ سے ہر روز ہزار بلائیں نازل ہوتیں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں انھیں دو گروہوں پر فخر کیا ہے کیونکہ وہ دین کے ستون ہیں۔ جو ان کا ہو رہتا ہے وہ عذاب قیامت سے رہائی پاتا ہے۔

جب بلائیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں تو اس شہر یا مقام پر کم نازل ہوتی ہیں جہاں اولیاء و درویش ہوں۔

محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء افضل الفوائد میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل سے مشائخ کے بارے میں پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو جبرائیل نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مشائخ آپ کی امت کے چراغ ہیں۔ وہ شخص نہایت ہی خوش قسمت ہے جو ان کا حق پہچانتا ہے۔ اور انہیں دوست رکھتا ہے اور اللہ کا دوست جانتا ہے۔ تو ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ بہشتی ہے اور جو انھیں دشمن سمجھے وہ دوزخی ہے۔

حضرت نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں جو شخص مشائخ کی وفات پر غمگین نہیں ہوتا وہ منافق ہے۔ دنیا میں مشائخ اور علماء کی موت سے بڑھ کر کوئی حادثہ نہیں ان کے وصال پر زمین و آسمان روتے ہیں۔ ہر ایک فرشتہ ستّر دن تک ان کے لئے روتا ہے۔ وہ شخص مومن ہی نہیں جو ان کی موت پر غمگین نہ ہو اور جو واقعی غمگین ہوتا ہے اللہ اسے ہزار مشائخ اور علماء کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

اور فرمایا کہ جو شخص کسی شیخ یا عالم کی بے عزتی کرے تو دنیا اور آخرت میں منافق اور لعنتی ہے۔

محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کی جب موسیٰ علیہ السلام تجلّی نور کی دولت سے مشرف ہوئے تو اپنے آپ پر اس بات کا غرور کیا کہ میرے سوا کوئی عاشق نہیں۔ فوراً حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر فرمانِ الٰہی سنایا کہ اے موسیٰ ذرا اس کوہ سینا کے نیچے تو دیکھو جب نیچے دیکھا تو ایک ۸۰ سالہ بوڑھے اور ایک ۱۸ سال کا جوان عالم تحیّر میں عرش پر نگاہ جمائے کھڑے ہیں اور ارنی انظر پکارتے ہیں۔ آپ یہ دیکھ کر فوراً سجدے میں گئے اور پوچھا کہ اے پروردگار یہ کون لوگ ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ یہ پیغمبرِ آخر الزّماں کی امّت ہے۔

حضرت عمر روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہر چیز کی ایک کنجی ہوتی ہے۔ اور بہشت کی کنجی

مسکینوں اور درویشوں سے دوستی ہے۔

ان حضرات کو اللہ نے ابرار کہا ہے۔حضور نے انھی مسکینوں میں اپنا حشر ہونے کی اللہ سے دعا کی تھی۔افضل الفوائد میں محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں۔کہ جب حجاج بن یوسف کو اللہ نے مصیبت میں گرفتار کرنا چاہا تو اس کے ہاتھوں خواجہ ابوسعید ابوالخیرؒ کے برادر کو شہید کروا دیا۔جس کی وجہ سے وہ دردِ شکم میں مبتلا ہوا۔اور سارا دن رات اسی درد سے ایسا بیکل ہوا کہ تخت سے زمین پر اور زمین سے تخت پر لوٹتا تھا۔اس حالت میں راہی ملک عدم ہوا۔بعدازاں اسے لوگوں نے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا کہنے لگا۔ جتنے لوگ میں نے مارے سب کے بدلے

میں ایک ایک بارے مجھے مارا گیا لیکن حضرت ابوسعید ابو الخیرؒ کے بھائی کے بدلے میں حکم ہوا کہ اسے قیامت تک مارتے اور زندہ کرتے رہو۔

آگے ایک حکایت بیان کرتے ہوئے خواجہ نظام الدین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک فاسق شخص خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی پائینتی میں دفن کیا گیا۔اسی رات کو لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ بہشت میں ٹہل رہا ہے۔ لوگوں نے تعجب سے پوچھا کہ یہ رتبہ تجھے کیسے ملا کہا کہ آپ لوگ تو مجھے دفن کر کے چلے گئے اور عذاب کے فرشتے آئے تو وہاں یہ خواجہ صاحب موجود تھے ان کا دل پریشان تھا۔ فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس بندے سے اپنا ہاتھ اٹھا لو کیونکہ اس کو میرے دوست شیخ قطب الدین کے پیروں میں جگہ ملی

ہے اور ان کا دل ہماری طرف لگا ہوا ہے۔اس خاطر ہم نے اس شخص کو بخش دیا اس کے قصور معاف کر دیئے۔

فوائد السالکین۔ میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خواجہ معین الدین چشتیؒ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بیٹھے تھے۔سلوک کے بارے میں بات ہو رہی تھی جب آپ دائیں طرف دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے بار بار ایسا ہوتا۔تمام لوگ یہ دیکھ کہ حیران ہوئے کہ شیخ صاحب کس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔چنانچہ جب سب لوگ وہاں سے چلے گئے تو ایک دوست جوان کا منظور نظر تھا اس نے عرض کی آپ وعظ کے دوران بار بار کیوں قیام فرما رہے تھے اور کس کی تعظیم کر رہے تھے شیخ صاحب نے فرمایا کہ اس طرف میرے پیر کا مزار شریف

ہے۔پس جب میں اپنے پیر کی قبر کی طرف دیکھتا تو تعظیم کے لئے کھڑا ہو جاتا۔میں نے اپنے پیر کے روضہ کے لئے قیام کیا۔

پھر فرمایا کہ مرید کو اپنے پیر کی موجودگی اور غیر موجودگی میں یکساں خدمت کرنی چاہئے۔چنانچہ جس طرح اس کی زندگی میں خدمت کرتا تھا اسی طرح اس کے مرنے کے بعد بھی یہ خدمت اُس پر لازم ہے بلکہ اور زیادہ خدمت کرے۔

فوائد السالکین میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتی کی خدمت بیٹھا ہوا تھا۔ان دنوں وہاں کا راجہ رائے پتھورا کہا کرتا تھا کہ کسی طرح سے یہ دُرویش یہاں سے چلا

جائے۔ یہ خبر ہوتے ہوتے شیخ صاحب تک پہنچی۔ آپ اس وقت حالت سکر میں تھے فوراً مراقبہ کیا اور مراقبہ میں آپ کی زبان مبارک سے یہ کلمات ادا ہوئے کہ ہم نے رائے پتھورا کو زندہ ہی مسلمانوں کے حوالے کیا۔ چنانچہ تھوڑے عرصے میں سلطان شہاب الدین غوری کا لشکر چڑھ آیا۔ اور رائے پتھورا کو پکڑ کر لے گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ درویش ایک پیالے میں آگ رکھتے ہیں یعنی نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں اور دوسرے میں پانی یعنی نفع بھی پہچا سکتے ہیں۔

ابھی خواجہ قطب الدین اتنا ہی کہ پائے تھے کہ اس قصبہ کا مالک ملک اختیار الدین آیا اور آداب بجا لا کر بیٹھ گیا۔ اور کچھ نقدی خواجہ کی نذر کی لیکن شیخ صاحب نے

فرمایا کہ ہمارے خواجگان کی رسم ہے کہ ہم کسی سے نذر نہیں قبول کرتے ہیں۔ یہ نقدی ہم نہیں لینگے۔ جب اس نے بہت اصرار کیا تو جس بورئے پر آپ بیٹھے تھے اس کو اُلٹ کر ملک اختیار الدین کو دکھایا۔

جب اس نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہے کہ اُس بورئے کے نیچے سونے کی تھیلیوں کی نہر بہ رہی ہے۔ شیخ نے فرمایا کہ اے اختیار الدین جس کو اللہ نے اپنے خزانوں سے اتنا مال وزر دے رکھا ہو وہ دنیا والوں کا کیا مال قبول کر یگا۔ خبردار درویشوں کے ساتھ دوبارہ ایسی گستاخی مت کرنا۔

آگے خواجہ قطب الدین فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نفل نماز میں مشغول تھا۔ شیخ معین الدین چشتی نے

آواز دی میں نے فوراً نماز ترک کی اور لبیّک کہا آپ نے فرمایا اور آؤ میں جب حاضر ہوا تو پوچھا کہ تو کیا کر رہا تھا میں نے عرض کی حضور نفل نماز پڑھ رہا تھا آپ کی آواز سن کر نماز ترک کر دی اور آپ کو جواب دیا۔ فرمایا کہ بہت اچھا کام کیا کیونکہ یہ نفل نماز سے افضل ہے۔ اپنے پیر کے دینی کام میں معتقد ہونا بہت اچھا ہے۔

یہی وہ لوگ ہیں جنھیں روزِ قیامت جنت میں جانے کا حکم ہوگا وہ نہیں جائینگے فرشتے نور کی زنجیریں باندھ باندھ کر ان کو کھینچے گے لیکن یہ ہر بار زنجیریں توڑ دینگے اور کہیں گے کہ باری تعالیٰ ہم نے جنت کی خواہش میں عبادت نہیں کی ہمیں تو صرف تیرا دیدار چاہئے۔ تب ان کو حکم ہوگا کہ دیدار کا وعدہ جنت کے اندر کا ہے۔ تم جنت میں

جاؤ وہیں دیدار ہوگا۔ تب وہ لوگ جنت میں جائینگے۔

اللہ ہمیں بھی یہ توفیق عنایت کرے کہ ہم تمام فرض اور واجبات اور سنت خلوص دل سے بجالائیں۔ اور ہماری عبادت میں ریا کا شائبہ بھی نہ ہو

آمین

ایک گذارش ان حضرات سے ہے جو اولیاء کرام کو اچھے الفاظ میں یاد نہیں کرتے ۔ اگر ان سے عقیدت نہیں تو نہ سہی، لیکن ان کو برے الفاظ میں یاد بھی نہ کریں۔ ان کا اولیاء اللہ نے کیا بگاڑا ہے۔

☆☆